Date:

اہم بات :-

حدیث پاک میں جہاں مشکل الفاظ میں
نے محسوس کیے :-
وہاں پر ان کے معانی تحریر کر دیے :-
اور آخر میں مختصر ائمہ اربعہ کا اختلاف
بھی بالادلہ بالدلائل لکھنے کی کوشش کی ہے :-
آپ غلطی یا کمی محسوس کریں۔ تو تو آپ میری جہاں پر
ضرور اصلاح بالدلیل فرمانا :-
اللہ تعالیٰ آپکو علم نافع
کی دولت سے مالامال فرمائے :-

العارض :-
ابو المتبسم ایاز احمد عطاری

0312-8065131

جہاں بھی رہو اپنے کام سے کام رکھو :-

M. Hamza Products

"کتاب الایمان و الاسلام، والقدر، والشفاعۃ"

Date: 08-03-2017

پہلی حدیث

معنی	الفاظ	معنی	الفاظ
پھرنا	نتقلب	پہنچنا	انتجینا
شروع کیا	انشا	مددگار	اعوانا
اچانک	اذ	قوم	رھط
نوجوان	شاب	پیش ہوا	اقبل
تعظیم	موقر	بال	اللمۃ
بارش	الغیث	ملایا	الصق

سوال: ایمان کی تعریف مع اختلاف و دلائل کے ساتھ رقمطراز کریں؟

جواب: ایمان کا لغوی معنی:-

مطلق تصدیق کرنا:-

اصطلاحی تعریف:-

ایمان کی اصطلاحی تعریف میں ائمہ کرام کا اختلاف ہے۔

امام اعظم و کچھ محدث کے نزدیک:-

ایمان یہ فقط تصدیق کو کہتے ہیں:- اور ایمان یہ شرط ہے ارکانِ اسلام کیلئے:

دلیل:-

حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہوگا وہ جنت میں جائے گا:-

ائمہ ثلاثہ کے نزدیک:-

تصدیق، اعمال و اقرار کے مجموع کو "ایمان" کہتے ہیں:-

دلیل:-

اگر کوئی شخص برا فعل کرتا ہے تو اسکو کافر نہیں کہتے۔ بلکہ اس بندے کو فاسق کہتے ہیں:-

خوارج کے نزدیک:-

ایمان، اعمال، تصدیق و اعمال ارکان کے مجموعے کو ایمان کہتے ہیں:

نوٹ:- دلیل اگلے صفحہ پر ہے:

Date: 8-3-2017

دلیل:-
اگر کوئی شخص برا فعل کرتا ہے۔ تو یہ بندہ دار الاسلام سے خارج ہو جائے گا:-

معتزلی کے نزدیک:-
تصدیق، ارکان اسلام و اعمال صالح کے مجموعے کو "ایمان" کہتے ہیں:-
دلیل:-
جو شخص برا فعل کرے گا تو اس بندے کو کافر نہیں کہے گے:- کیوں؟
کیونکہ ایک جزی کی نفی ہوئی ہے اور جز کی نفی سے کل کی نفی نہیں ہوگی:-
معتزلی کے نزدیک "برا فعل" کرنے والے بندے کو "فاسق" نہیں کہتے:-

مرجا کے نزدیک:-
ایمان صرف تصدیق کا نام ہے:-
دلیل:-
اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کو مان لے تو یہ مومن ہے۔ یہ بندہ جہنم میں نہیں جائے گا۔ اگرچہ اعمال نہ کرے:-

سوال 2: اسلام کا لغوی و شرعی تعریف ذکر فرمایئے؟
جواب: اسلام کا لغوی معنیٰ:-
اسلام کا لغوی معنیٰ "اطاعت" اور "اذعان" یعنی "ماننا اور تسلیم کرنا" ہے:-
اسلام کا شرعی معنیٰ:-
اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کی تصدیق کے بعد فرائض و واجبات پر عمل کرنا اور نواہی سے باز رہنا اسکا نام اسلام ہے:-

نوٹ:-
بقایا سوال اگلے صفحہ پر درج ہیں:-

M. Hamza Products

Date: 27-03-17

سوال 3: کیا ایمان و اسلام کے درمیان فرق ہے یا نہیں؟ مع اختلاف و دلائل ذکر کریں؟

جواب: ایمان و اسلام کے درمیان "متحد و مختلف" ہونے میں 2 "مذھب ہیں:- جو کہ درج ذیل ہیں:-

۱- متکلمین:- ۲- محقیق:-

عند المتکلمین:-

متکلمین اور بعض محدثین کا مذھب یہ ہے کہ اسلام و ایمان دونوں علیحدہ نہیں ہیں:- ایک ہیں:

پہلی دلیل:-

قوله تعالیٰ:- فَأَخْرَجْنَا مَن كَانَ فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ:-

(سورۃ الذاریات پ "27" آیت 35,36)

دوسری دلیل:-

يَمُنُّونَ عَلَيْكَ أَنْ أَسْلَمُوا قُل لَّا تَمُنُّوا عَلَيَّ إِسْلَامَكُم بَلِ اللَّهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدَاكُمْ لِلْإِيمَانِ:- (سورۃ حجرات آیت 17:-)

ترجمہ:- وہ تم پر احسان جتاتے ہیں کہ وہ مسلمان ہو گئے۔ تم فرماؤ اپنے اسلام کا احسان مجھ پر نہ رکھو۔ بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تمہیں اسلام کی ہدایت دی:-

تیسری دلیل:-

قوله تعالیٰ:- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ:- سورۃ "آل عمران پ "4" آیت "102"

ترجمہ:- اے ایمان والو:- تم اللہ سے ڈرو جیسے ڈرنے کا حق ہے۔ اور تم مسلمان ہو کر مرو:

نوٹ:- مذکورہ تینوں آیتوں سے یہ ثابت ہوئی ایمان اور اسلام دونوں ایک ہیں:- علیحدہ نہیں ہیں:-

عند المحققین:-

ایمان و اسلام کے درمیان باہم تغایر ہے-

پہلی دلیل:-

قوله تعالیٰ:- قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُل لَّمْ تُؤْمِنُوا وَلَٰكِن قُولُوا أَسْلَمْنَا:- سورۃ حجرات پ "26" آیت "14"

ترجمہ:- اعرابیوں نے کہا ہم ایمان لائے۔ آپ فرما دو۔ کہ تم ایمان نہیں لائے اور لیکن تم کہو ہم اسلام لائے:-

دوسری دلیل:-

حدیث جبرائیل میں ہے کہ

جب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے سرکار علیہ الصلاۃ السلام سے ایمان کے متعلق پوچھا تو سرکار علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَمَلَائِکَتِہٖ۔ اور اسلام کے بارے میں دریافت کیا: تو سرکار علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اِقَامُ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءُ الزَّکٰوۃِ ...۔۔۔الخ

اس حدیث پاک سے یہ بات ثابت ہوئی کہ اسلام و ایمان میں فرق ہے۔ کہ اسلام اعمال کا نام ہے اور ایمان تصدیق بالقلب کا نام ہے!۔

تیسری دلیل:-

قولہ تعالیٰ:- اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: سورہ احزاب پ 22، آیت 35۔

ترجمہ:- بیشک مؤمنین و مؤمنات اور مسلمین اور مسلمات!۔

مذکورہ آیت میں ایمان کا اسلام پر عطف کیا گیا ہے اور عطف تغایر کو چاہتا ہے!۔

پہلی دلیل کا جواب:-

جو سورۃ حجرات کی آیت ہے۔ اس میں اسلام کا اصطلاحی معنیٰ مراد نہیں ہیں۔ بلکہ اسلام کا لغوی معنیٰ مراد ہے۔ یعنی:- (اطاعت کرنا) کہ تم ظاہری اطاعت کر رہے ہو لیکن تم باطنی اطاعت نہیں کر رہے ہو!۔ جبکہ کلمہ شہادت پڑھنے کے ساتھ دلی تصدیق بھی ضروری ہے!۔

دوسری دلیل کا رد:-

حدیث پاک میں اعمال کا نام اسلام نہیں بلکہ اسلام سے اسلام کے ثمرات مراد ہیں۔

Date: 27-03-17

تیسری دلیل کا جواب :-

سورۃ احزاب میں اگرچہ ایمان کا اسلام پر عطف ہے۔ اور عطف تغایر کو چاہتا ہے۔ لیکن عطف کیلئے تغایر بالمفہوم کافی ہے اور ہم بھی تو یہی کہتے ہیں کہ ایمان اور اسلام مفہوماً متغایر ہیں۔ جبکہ مصداقاً متحد ہیں :-

تیسری حدیث پاک

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
داعیۃ	چرواہی	تتعاهد	چروانا
سمنت	فربہ ہو گئی	اختلس	پکڑا، اچک لیا
فلطم	چماٹ مارا	ندم	پریشان ہوا
سوداء	حبشی	اعتق	آزاد کرنا

اعتراض: باندی سے اللہ تعالیٰ کے متعلق "این" کے ذریعے سوال کیوں کیا گیا، حالانکہ اللہ تعالیٰ تو زمان و مکان سے پاک ہے؟

جواب: حضور علیہ السلام نے اُس باندی سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کہاں ہے اُس نے جواب دیا کہ آسمان میں :- اس پوچھنے اور جواب میں "فی السماء" کہنے سے مقصود یہ تھا کہ اُس دور میں کفار اور دیگر مذاهب کے لوگ زمینی خداؤں اور بتوں کو پوجتے تھے۔ تو جواب میں "فی السماء" کہہ کر یہ ظاہر کیا کہ میرا معبود تو وہ ہے جسکی زمین اور آسمان دونوں میں بادشاہت ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ (معاذ اللہ عزوجل) اللہ تعالیٰ کا آسمان) مکان میں ہے کہ یہ تو صریح کفر ہے۔ بلکہ قائلہ کی یہاں مراد "علوِّ تعالیٰ" ہے۔

سوال: "فاعتقها" امر کا کونسا معنی مراد ہے؟

جواب: حضور علیہ السلام نے عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا "فاعتقها" تو اسکو آزاد کر دے۔ یہاں صیغہ امر ہے اور یہ وجوب کیلئے نہیں بلکہ "ندب" کیلئے ہے۔ کیونکہ باندی کو ایک طمانچہ مارنے کیوجہ سے اُس کو آزاد کرنا واجب نہیں ہو جاتا۔

M. Hamza Products

Date: 27-03-2017

چوتھی حدیث پاک

معنی	الفاظ	معنی	الفاظ
عیادت کرتے رہیں گے	نعود	کھڑے ہو گئے	انھضوا
جان	نسمة	بچایا	انقذہ
اسی وصف کے ساتھ ذکر کیا	فوصف	عیادت	اعاد

سوال 5: حضور علیہ السلام نے یہودی پڑوسی کی عیادت کیوں کی؟

جواب: 2 وجوہات کی بناء پر سرکار علیہ السلام نے یہودی کی پڑوسی کی عیادت کی ہوگی:

پہلی وجہ:

حضور علیہ السلام کو اسکے ایمان کی خبر دیدی گئی تھی اسوجہ سے سرکار علیہ السلام عیادت کیلئے تشریف لائے اور کلمہ پڑھوایا۔

دوسری وجہ:

سرکار علیہ الصلاۃ السلام نے حق پڑوس کی ادائیگی کیلئے ایسا کیا۔

حدیث میں ارشاد ہوتا ہے:

اَلْجِیْرَانُ ثَلٰثَۃٌ: جَارٌ لَہٗ حَقٌّ وَھُوَ الْمُشْرِکُ لَہٗ حَقُّ الْجِوَارِ وَجَارٌ لَہٗ حَقَّانِ وَھُوَ الْمُسْلِمُ لَہٗ حَقُّ الْجِوَارِ وَحَقُّ الْاِسْلَامِ وَجَارٌ لَہٗ ثَلٰثَۃُ حُقُوْقٍ وَھُوَ الْمُسْلِمُ لَہٗ رَحِمٌ حَقُّ الْاِسْلَامِ وَالْجِوَارِ وَالرَّحِمِ۔

ترجمہ: پڑوسی تین ہیں۔ ایک کیلئے ایک حق ہے۔ اور وہ مشرک ہے پڑوسی کا حق۔ اور دوسرے کیلئے دو حق ہیں۔ حق جوار اور حق اسلام اور تیسرے کیلئے تین حقوق ہیں: حق اسلام اور حق پڑوسی اور حق رحم۔

سوال 6: یہودی کے چھوٹے بچے مر جائے تو ان کا ٹھکانہ جنت ہے یا دوزخ؟

جواب: اس مسئلے میں 10 اقوال ہیں۔ جو کہ درج ذیل ہیں:

پہلا قول:

امام اعظم اس بارے میں سکوت فرماتے ہیں۔

M. Hamza Products

Scanned by CamScanner

Date: 27-03-17

دوسرا قول:-
امام شافعی فرماتے ہیں کہ یہ معاملہ اللہ تعالیٰ کی مشیّت پر موقوف ہے:-

تیسرا قول:-
امام مالک سے کوئی صراحۃً قول نقل نہیں ہے:-

چوتھا قول:-
امام مالک فرماتے ہیں کہ یہ معاملہ اللہ تعالیٰ کی مشیّت پر موقوف ہے:-

پانچواں قول:-
بعض کا قول یہ ہے کہ یہ اپنے والدین کے تابع ہونگے کہ مسلمانوں کی اولاد جنت میں اور کفار کی اولاد جہنم میں ہوگی:-

چھٹا قول:-
بعض کا قول یہ ہے کہ وہ جنت و دوزخ کے درمیان ہونگے:- جنت اور دوزخ میں نہیں ہونگے:- کیونکہ ان بچوں نے نہ اعمالِ صالح کیے نہ اعمالِ سئیہ کیے ہیں:

ساتواں قول:-
جنت میں ہونگے:- اور یہ بچے اہل جنت کے خدام ہونگے:-

آٹھواں قول:-
بعض نے کہا کہ یہ بچے مٹی ہو جائیں گے:-

نواں قول:-
بعض نے کہا کہ یہ بچے جہنم میں ہونگے:-

دسواں قول:-
علامہ نووی فرماتے ہیں کہ یہ بچے جنت میں ہونگے:-

سوال 7: ایمان کے بارے میں کیا عقیدہ ہونا چاہیے مع اختلاف؟

جواب: ایمان پر کیا اعتقاد ہونا چاہیے اسکے بارے میں "3" مذاھب ہیں:-

۱- جمہور ۲- معتزلہ ۳- خوارج:-

عند الجمہور:-
بندہ ارتکابِ معاصی سے نہ تو ایمان سے خارج ہوتا ہے اور نہ ہی کفر میں داخل ہوتا ہے:-

M. Hamza Products

Date: 12-4-17

دلیل الاول:-

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ:-

ترجمہ:- اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اسکا کوئی شریک ٹھہرایا جائے۔ اور اس سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے:-

(سورۃ النساء "116")

دلیل الثانی:-

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَهَنَّمَ:-

عند المعتزلہ:-

ارتکاب معاصی کے سبب سے وہ بندہ ایمان سے نکل جائے گا۔ لیکن کفر میں داخل نہیں ہوگا۔ البتہ اسے جہنم کا عذاب ہمیشہ ہوگا۔

دلیل الاول:-

وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ:-

ترجمہ:- اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اسکا بدلہ جہنم ہے کہ ہمیشہ اس میں رہے اور اللہ تعالیٰ نے اس پر غضب کیا:-

(سورۃ النساء "93")

دلیل الثانی:-

وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُهِينٌ:-

ترجمہ:- اور جو اللہ اور اُسکے رسول کی نافرمانی کرے اور اُسکی کل حدوں سے بڑھ جائے اللہ اُسے آگ میں داخل کریگا جسمیں ہمیشہ رہیگا اور اُس کیلئے خواری کا عذاب ہے:-

(سورۃ النساء "14")

ارتکاب معاصی کے سبب وہ بندہ ایمان سے نکل جاتا ہے۔ لیکن کفر میں داخل نہیں ہوگا البتہ اُسے دوزخ میں ہمیشہ عذاب دیا جائے گا

Date: 12-4-17

عذا الخوارج:-
جس شخص نے گناہ کا ارتکاب کیا وہ کافر ہو جاتا ہے۔ خواہ وہ گناہ صغیرہ ہو یا گناہ کبیرہ ہو:-

دلیل الاول:-
وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکٰفِرُوْنَ:-

ترجمہ:- اور جو اللہ کے اُتارے پر حکم نہ کرے وہی لوگ کافر ہیں:-

(سورۃ المائدۃ "44")

دلیل الثانی:-
مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ فَقَدْ کَفَرَ:-

پانچویں حدیث پاک

الفاظ	معنیٰ	الفاظ	معنیٰ
عصموا	حفاظت کی	دماء	خون

حدیث پاک "9"

یکسرون	توڑتے ہیں	اغلاقنا	تالے
ینقبون	نقب لگاتے ہیں	یغیرون	بدلتے ہیں
یتاولون	تہمت باندھتے ہیں:-		چھان بین

حدیث پاک "15"

ردیف	جانور کے پیچھے	سرق	چوری
رغم	خاک آلود	الف	ناک
السبابہ	تشہد والی انگلی	یؤمی	اشارہ
ارنبتہ	اپنی ناک کی طرف	اصبع	انگلی

"باب القدر"

Date: 28-4-17

سوال 8 تقدیر کی تعریف بیان کریں؟

جواب لغوی معنی:-

اندازہ کرنا:-

شرعی معنی:-

ہر مخلوق کی اُس کے جنس، نفع، ضرر، اُسکے زمانہ، اُسکے رہنے کی جگہ اور اُسکے ثواب و عذاب کی مقرر کردہ حد کا نام اُسکی تقدیر ہے:-

حدیث:-

جس شخص نے سب سے پہلے تقدیر کا انکار کیا وہ "معبد جہنی" نام کا ایک شخص تھا جو بصرہ کا رہنے والا تھا:-

سوال 9 فانہم شیعۃ الدجال ومجوس ھذہ الامۃ" اس حدیث پاک کی وضاحت فرمائیے؟

جواب اس حدیث پاک میں منکرین تقدیر کو اس اُمت کا مجوسی کہا گیا۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ جسطرح مجوسی "2" خُدا کے وجود کے قائل ہیں کہ "ایک خُدا یزدان" اور "دوسرا خُدا اہرمن":-

"یزدان خالق خیر" اور "اہرمن خالق شر"

اسی طرح یہ منکرین تقدیر بھی "خیر کا خالق اللہ تعالیٰ" کو اور شر کا خالق اپنے آپکو قرار دیتے ہیں:-

نیز منکرین تقدیر کو قدریہ بھی کہتے ہیں:-

سوال 10 تقدیر کی اقسام تحریر کریں نیز کونسی تقدیر دُعا سے تبدیل ہوتی ہے؟

جواب اقسام:-

تقدیر کی "2" اقسام ہیں:-

1- تقدیر مبرم 2- تقدیر معلق:-

تقدیر معلق بدلتی رہتی ہے اور جن احادیث میں نیک اعمال مثلاً دُعا وغیرہ کے سبب تقدیر کے بدلنے کا تذکرہ ہے۔ اُس سے یہی تقدیر معلق مراد ہے۔ جبکہ تقدیر مبرم محکم اٹل ہے۔ اسے کوئی چیز ٹال نہیں سکتی۔

قولہ تعالیٰ: یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَ یُثْبِتُ وَ عِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ ٥

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے جو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے

Date: 28-4-17

اور اصل لکھا ہوا اُسی کے پاس ہے۔

مفسرین نے اس آیت سے "تقدیر مبرم و معلق" کا استنباط کیا ہے۔

آیت مذکورہ میں "محو و اثبات" سے مراد "تقدیر معلق" ہے

اور "ام الکتاب" سے مراد "تقدیر مبرم" ہے۔

اور "محو و اثبات" لوح محفوظ میں نہیں ہوتے۔ بلکہ "مصحف ملائکہ" میں کیا جاتا ہے۔

سوال: تقدیر کے بارے میں اختلاف تحریر کریں؟

جواب: تقدیر کے بارے میں "3" مذہب ہیں:-

۱۔ معتزلہ ۲۔ جبریہ ۳۔ اہل جمہور

عند المعتزلہ:-

معتزلہ یہ کہتے ہیں کہ بندہ اپنے اچھے یا بُرے اعمال کا خود خالق ہے۔ تقدیر کا اسکے اعمال کی تخلیق میں کوئی عمل دخل نہیں:-

دلیل:-

معتزلہ کہتے ہیں ہم از خود چلنے والے اور رعشہ کی حرکت میں بداہتہ فرق محسوس کرتے ہیں۔ کہ پہلی حرکت اختیاری اور دوسری اضطراری ہوتی ہے۔ اور اگر انسان کے افعال کا خالق اللہ تعالیٰ ہو تو اُسے مکلف بنانا اور نیک کاموں پر ثواب اور بُرے کاموں پر عذاب دینا عبث قرار پائے گا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا کوئی کام عبث نہیں ہے۔ لہٰذا ماننا پڑے گا کہ انسان اپنے افعال کا خالق ہے۔

عند الجبریہ:-

جبریہ یہ کہتے ہیں کہ انسان کو اپنے اعمال میں بالکل اختیار نہیں۔ اسکی حرکات جمادات کی مثل ہیں۔ اسے ان پر بالکل قصد اور اختیار نہیں اور وہ اپنے افعال میں محض مجبور ہے۔

عند الجمہور:-

بندہ اپنے افعال میں خود مختار ہے مگر نہ اس قدر کہ افعال کا خود خالق ہو اور اپنے افعال کا کاسب ہے۔ مگر نہ اس قدر کہ مجبور محض ہو:-

M. Hamza Products

Date: 28-4-17

دلیل :-

قولہ تعالیٰ " اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۙ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۙ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۙ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ :-

(پارہ نمبر " 30 " سورۃ البلد آیت نمبر 11 - 8 -)

ترجمہ :- کیا ہم نے انسان کی دو آنکھیں نہیں بنائیں اور زبان اور دو ہونٹ اور ہم نے اسے نیکی و بدی کے دونوں واضح راستے دکھا دیئے تو وہ عمل کی دشوار گھاٹی میں سے کیوں نہیں گزرا :-

دلیل ثانی :-

قولہ تعالیٰ " فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ :-

(پارہ نمبر " 30 " سورہ زلزال آیت نمبر ۸)

ترجمہ :- تو جس نے ذرہ برابر نیکی کی وہ اسکو دیکھے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی وہ اسکو دیکھے گا :-

معتزلہ اور جبریہ کا رد :-

معتزلہ کا کہنا ہے کہ انسان اپنے اعمال کا خود خالق ہے درست نہیں۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا " وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ (الصّٰفّٰت 96)

ترجمہ :- تمہیں اور تمہارے سب کاموں کو اللہ تعالیٰ ہی نے پیدا کیا ہے۔

اور دوسری بات یہ ہے کہ معتزلہ نے جو اختیاری اور اضطراری فعل کی عقلی دلیل دی ہے اُس سے ہمارا رد نہیں ہوتا کیونکہ ہم انسان کو مجبور محض نہیں مانتے بلکہ اُس سے تو جبریہ کا رد ہوتا ہے۔ جو انسان کو مجبور محض مانتے ہیں۔

اس بارے میں ہمارا مذہب یہ ہے کہ بندہ اپنے افعال میں بااختیار ہے کہ بندہ کا اپنی قدرت اور ارادہ کو صرف کرنا " کسب " کہلاتا ہے۔ اور بندہ کے ارادے کے بعد اس پر اللہ تعالیٰ کا فعل کو پیدا کرنا خلق ہے۔ لہٰذا

اللہ تعالیٰ " خالق " اور بندہ " کاسب " ہوا :-

M. Hamza Products

بسم

"باب الشفاعۃ"

Date: 28-4-17

سوال 12: شفاعت کی تعریف تحریر فرمائیے؟

جواب: لغوی معنی:-

ملانا اور زیادت ہے۔

شرعی معنی:-

گناہِ کبیرہ کے عذاب میں کمی یا بالکل ختم ہو جانا یا گناہِ صغیرہ کی معافی یا جب نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں تو دخولِ جنت یا درجات کی بلندی کیلئے کوئی اللہ تعالیٰ کا مقبول بندہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اسکی اجازت سے یا اسکے محبوب ہونے کی وجہ سے شفاعت کرے:

سوال 13: شفاعت کے متعلق مذاھب زینتِ قرطاس کیجئے؟

جواب: شفاعت کے متعلق: 4: مذاھب ہیں:-

وہ مندرجہ ذیل ہیں:-

۱- خوارج ۲- معتزلہ ۳- وہابی ۴- جمھور:-

عند الخوارج:-

شفاعت کوئی چیز نہیں ہے۔

دلیل:-

قولہ تعالیٰ: مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ حَمِیْمٍ وَّلَا شَفِیْعٍ یُّطَاعُ

(سورۃ: مومن: آیت: 18:)

ترجمہ:- ظالمین کا کوئی نہ دوست اور نہ مددگار ہے نہ ایسا شفاعت کرنے والا جسکی شفاعت قبول ہو۔

دلیل کا جواب:-

یہاں ظالمین سے مراد مشرکین ہیں۔ کیونکہ قرآن کریم میں ظلم سے مراد شرک بھی لیا گیا ہے۔

کما قال تعالیٰ: اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ۝

ترجمہ:- بیشک شرک بڑا ظلم ہے:- (سورۃ لقمان: آیت: 13)

عند المعتزلہ:-

اللہ تعالیٰ کسی کی شفاعت کو قبول نہیں کرے گا:-

دلیل:-

قولہ تعالیٰ: لَا شَفِیْعٍ یُّطَاعُ:-

عقلی دلیل:-

شفاعت یہ عدل کے منافی ہے۔

کہ اگر کوئی بندہ گناہ کرے تو اسکو جھنم میں ڈال دیا جائے گا:-

Date: 30-4-17

دلیل کا جواب:۔
اگر اللہ تعالیٰ اپنا حق معاف کرے تو اس میں کیا ہے:۔

قرآن پاک کی دلیل کا جواب:۔
یہ آیت کفار کے حق میں ہے۔ نہ کہ مومنین کے حق میں:۔

عند الوہابی:۔
دُنیا میں شفاعت نہیں ہو سکتی:۔

عند الجمہور:۔
روز قیامت شفاعت حق ہے:۔
دنیا اور آخرت میں صغیرہ اور کبیرہ گناہوں کی مغفرت، عذاب میں کمی اور بعض کفار کیلئے تخفیف عذاب اور درجات کی بلندی ممکن ہے:۔

دلیل:۔
قولہ تعالیٰ:۔ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ:۔
(سورۃ آل عمران آیت "159")

ترجمہ:۔ انکو معاف کر دیجئے اور ان کیلئے شفاعت کیجئے:۔

سوال 14 شفاعت کی اقسام تحریر کیجئے؟

جواب اقسام:۔
شفاعت کی "3" قسمیں ہیں:۔
وہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

پہلی قسم:۔
شفاعت بالوجاہت:۔

دوسری قسم:۔
شفاعت بالمحبۃ:۔

تیسری قسم:۔
شفاعت بالاذن:۔

تمت بالخیر

M. Hamza Products

"باب الرؤیۃ"

Date: 30-4-17

سوال 15: حماد عن ابی حنیفۃ عن اسمٰعیل بن ابی خالد .... ستروں ربکم کما ترون ھذا القمر لیلۃ القدر ...... اس حدیث پاک کی وضاحت کریں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی رؤیت کے بارے میں "2" اختلاف ہیں:- وہ درج ذیل ہیں:-

۱- جمہور ۲- معتزلہ

عند الجمہور:-

اللہ تعالیٰ کی رؤیت عقلاً ممکن ہے محال نہیں ہے اور اس پر اجماع ہے کہ یہ رؤیت آخرت میں ہوگی مومن اللہ تعالیٰ کو دیکھیں گے اور کافر نہیں دیکھیں گے:-

دلیل:-

قولہ تعالیٰ:- وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ:-

(سورۃ القیمۃ آیت نمبر 22، پارہ نمبر 29)

ترجمہ:- اس دن کچھ چہرے تروتازہ ہوں گے اپنے رب کو دیکھتے:-

دلیل:-

قولہ تعالیٰ:- كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ:-

(پارہ نمبر 30، سورۃ المطففین آیت نمبر 15)

ترجمہ:- ہاں بے بیشک وہ اس دن اپنے رب کے دیدار سے محروم ہیں:-

عند المعتزلہ:-

اللہ تعالیٰ کی زیارت دنیا اور آخرت دونوں میں نہیں کر سکتے۔ ممکن نہیں ہے:-

دلیل:-

قولہ تعالیٰ:- لا تدرکہ الابصار:-

اس آیت سے یہ ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی زیارت ممکن نہیں ہے:-

اس دلیل کا جواب:-

اس آیت کو دنیا پر محمول کریں گے کہ دنیا کے اندر زیارت نہیں کر سکتے:- کیونکہ ہماری آنکھیں حادث ہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کی ذات قدیم (باقی) ہے:-

M. Hamza Products

"کتاب الطہارت" Date: 3,5,17

سوال 16: مائے قلیل و کثیر کی تعریفات مع اختلاف لکھئے؟

جواب: عند الاحناف:-

اگر پانی دہ دردہ سے کم ہو تو قلیل ہے

اور اگر دہ دردہ سے زیادہ ہو تو کثیر ہے۔

یعنی۔ نجاست

گرنے سے ناپاک نہیں ہوگا۔ دہ دردہ سے مراد وہ حوض

ہے جو 10 ہاتھ لمبا اور 10 ہاتھ چوڑا ہو یا اس سے زائد ہو۔

عند المالکیہ:-

اگر نجاست گرنے کے سبب پانی کے اوصاف

ثلاثہ میں سے کوئی ایک تبدیل ہو جائے تو وہ مائے قلیل

ہے۔ اور اگر کوئی بھی تبدیل نہ ہو تو وہ مائے کثیر ہے

عند الشوافع:-

اگر "2" مٹکوں سے کم ہے تو قلیل ہے۔

یعنی:- نجاست گرنے سے ناپاک ہو جائیگا اور اگر "2" یا

"2" مٹکوں سے زیادہ ہے تو کثیر ہے۔

سوال 17: بلی کے جھوٹے پانی سے وضو کا حکم تحریر کیجئے؟

جواب: اگر بلی کے جھوٹے پانی کے علاوہ کوئی دوسرا صاف پانی موجود

نہ ہو تو وضو کرنے میں کوئی کراہت نہیں۔ جیساکہ

حدیث پاک ہے۔ إنها ليست بنجسة إنها من

Date: 3.3.17

الطوافین علیکم والطوافات:۔

بلی کا جھوٹا ناپاک

نہیں ہے۔ کیونکہ وہ گھر پر چکر لگانے، اور چکر لگانے

والیوں میں سے ہے۔ البتہ صاف پانی کے ہوتے ہوئے

بلی کے جھوٹے پانی سے وضو کرنا بیان جواز کیلئے تھا

لیکن بلی کا جھوٹا پانی پینا مکروہ ہے۔ اسی وجہ

سے حضور علیہ السلام نے بچا ہوا پانی پھینک دیا۔

سوال[12] کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا حکم تحریر فرمائیے؟

جواب۔ بلا وجہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ ہے۔ کیونکہ اس

سے ستر عورت کھلتا ہے۔ بدن اور کپڑوں کے ناپاک

ہونے کا اندیشہ ہے۔ نیز یہ مروت (عادت) کے خلاف ہے

علمائے کرام علیھم اللہ فرماتے ہیں۔ کہ حضور علیہ السلام

کا کھڑے ہو کر پیشاب کرنا عذر کی بناء پر تھا۔

عذر کیا تھا؟ اس میں چند اقوال ہیں:۔

پہلا قول:۔ آپکی

کمر میں درد تھا۔ آپ علیہ السلام بیٹھ

نہ سکتے تھے:۔

دوسرا قول:

اہل عرب کمر کے درد کا علاج کھڑے ہو کر پیشاب

کرنے سے کرتے تھے۔

Date: 3,5,17

تیسرا قول:-
آپکے گھٹنوں میں درد تھا۔

چوتھا قول:-
وہاں کوئی بیٹھنے کی جگہ نہ تھی اسلئے اسلئے
مجبوراً کھڑا ہونا پڑا کیونکہ وہ جگہ ایک طرف سے بلند اور
دوسری جگہ سے نیچے تھی۔

سوال ۱۹ آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو ٹوٹتا ہے
یا نہیں؟

جواب ائمہ اربعہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو چیز آگ
سے پکی ہوئی ہو اسکو کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔
جیسکہ حدیث پاک میں ہے:-

عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَکَلَ
النَّبِیُّ عَلَیْهِ السَّلَامُ مَرَقًا بِلَحْمٍ ثُمَّ صَلّٰی لَمْ یَتَوَضَّأْ:-

البتہ وہ احادیث جن میں آگ سے پکی ہوئی
چیز کھانے کے بعد وضو کرنے کا حکم ہے وہ یا منسوخ
ہیں یا پھر وہاں وضو سے وضو لغوی مراد ہے۔ اور
وضو لغوی یہ ہے کہ کھانے کے بعد دونوں ہاتھوں
اور منہ کو دھویا جائے۔

M. Hamza Products

Date: 3,5,17

سوال 20: موزوں پر مسح کے بارے میں اختلاف لکھئے؟

جواب: عند المالک:-

موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے۔

دلیل:-

عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی حدیث ہے۔

امام مالک کو جواب:-

حضرت عطاء نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ موزوں پر مسح کے متعلق لوگوں کی مخالفت کیا کرتے تھے۔ لیکن انتقال سے پہلے انہوں نے اس سے رجوع کر لیا تھا۔

امام حسن بصری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے 70 صحابہ کرام کو دیکھا کہ وہ موزوں پر مسح کیا کرتے تھے۔

ائمہ ثلاثہ:-

ائمہ ثلاثہ کے نزدیک موزوں پر مسح کرنا جائز ہے:-

دلیل:-

جریر بن عبد اللہ یَقُوْلُ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ علیہ السلام یَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّیْنِ بَعْدَ مَا اُنْزِلَتِ الْمَائِدَۃُ:

امام اعظم:-

امام اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تک مجھ پر "ضوءُ النہار" کی طرح روشن نہ ہو گیا تب تک میں نے موزوں پر مسح کو جائز نہ مانا اور موزوں پر مسح کا انکار کرنا۔

M. Hamza Products

Scanned by CamScanner

Date: 4-5-17

سوال 21: موزوں پر مسح کرنے کا جو انکار کرے تو اسکا کیا حکم ہے؟

جواب: "مسح علی الخفین" کا انکار کرنا بدعت و گمراہی ہے:۔

صاحب ھدایہ نے فرمایا ہے جو موزوں پر مسح کرنا جائز نہ کہے وہ بدعتی ہے۔ اسکے جواز پر احادیث مشہورہ موجود ہیں:۔

عند الکرخیؒ:۔

جو موزوں پر مسح کا انکار کرے مجھے اس پر کفر کا اندیشہ ہے۔ حضور علیہ السلام کا آخری عمل موزوں پر مسح کرنا تھا۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کے وصال کے تقریباً "41" دن پہلے ایمان لائے۔ اور ان سے بھی موزوں پر مسح کرنے کی روایت موجود ہے۔

عند شیعہ:۔

رافضی اور خوارج کے نزدیک موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے:۔

سوال 22: موزوں پر مسح کی مدت بیان کریں؟

جواب: ائمہ ثلاثہ:۔

موزوں پر مسح کی مدت معین ہے۔

سفر میں "3" دن اور حضر میں "1" دن کی ہے:۔

M. Hamza Products

Date: 4.5.17

دلیل:۔

عَنْ خُزَیمہ بن ثابت عَنِ النَّبِیِّ علیہ السلام اَنَّہٗ قَالَ فِی الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ لِلْمُقِیْمِ یَوْمًا وَّ لَیْلَۃً وَّ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ وَّ لَیَالِیْھَا لَا یَنْزِعُ خُفَّیْہِ اِذَا لَبِسَھُمَا وَھُوَ مُتَوَضِّیٌ:۔

عند المالک:۔
کوئی مدت متعین نہیں ہے:۔

سوال 23: منی کے نجس ہونے یا نہ ہونے میں اختلاف تحریر کریں؟

جواب:۔ عند المالک و الاعظم:۔
امام اعظم و امام مالک و امام بخاری کے نزدیک منی مطلقاً نجس ہے۔ دیگر نجاستوں کی طرح اس کا ازالہ بھی ضروری ہے۔ البتہ امام اعظم کے نزدیک اگر منی خشک ہو کر جم گئی۔ تو اسے کھرچنے سے کپڑا پاک ہو جائیگا۔ جبکہ امام مالک کے نزدیک منی خشک ہو یا تر، ہر حالت میں کپڑا دھونا ضروری ہے:۔

دلیل:۔
قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

وَاِنْ کُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّھَّرُوْا:۔

کلمہ "فاطھروا" اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ منی نجس ہے کیونکہ اسکا معنیٰ ہے۔ خوب پاک ہو جاؤ۔ اور خوب پاک کرنا اسی وقت ہوتا ہے جب کوئی

Date: 4.5.17

چیز ناپاک ہو گئی ہو!۔

مسند الشافعی و احمد:۔

شوافع و حنابلہ فرماتے ہیں کہ

منی پاک ہے۔ اسکا ازالہ ضروری نہیں:۔

پہلی دلیل:۔

اماں عائشہ کی حدیث ہے کہ وہ حضور علیہ السلام

کے کپڑوں سے منی کو کھرچ دیا کرتی تھی اور آپ علیہ السلام

انہیں کپڑوں میں نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔

اس سے پتہ

چلا کہ اگر منی نجس ہوتی تو اسے کھرچا نہ جاتا بلکہ

اسے دھویا جاتا!۔

دوسری دلیل!۔

حضرت عبداللہ ابن عباس سے روایت

ہے کہ منی ناک کی رینٹھ کی طرح ہے چاہے تو اسے

دور کیا جائے یا دور نہ کیا جائے!۔

پہلی دلیل کا جواب:۔

یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر نجس چیز

کو دھویا جائے کیوں کہ کچھ چیزیں کھرچنے اور رگڑنے

سے بھی پاک ہو جاتی ہیں!۔

جیسے:۔ موزوں کے تلوؤں پر اگر نجاست لگ جائے تو

M. Hamza Products

Date: 4, 5, 17

موزے نجاست کو رگڑنے سے پاک ہو جائیں گے:۔

دوسری دلیل کا جواب:۔
عبد اللہ بن عباس والی روایت کا

جواب: یہ ہے کہ یہ قول ضعیف ہے۔
اسکی سند

میں ایک راوی شریک مفرد ہے اور شریک محدثین

کے نزدیک بالاتفاق ضعیف ہے۔

سوال 24 طولِ قیام افضل ہے یا کثرتِ رکوع و سجود ہے؟

جواب عند الاحناف:۔
طولِ قیام افضل ہے:۔
دلیل:۔
اماں عائشہ سے مروی ہے کہ سرکار علیہ السلام قیام

کو اتنا طویل فرمایا کرتے تھے کہ مبارک ایڑیاں سوج جایا

کرتی تھیں:۔

عند الائمہ الثلاثہ:۔
کثرتِ رکوع و سجود افضل ہے۔
دلیل:۔
حضرت ابوذر غفاری سے مروی ہے کہ میں نے حضور علیہ السلام

کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو اللہ تعالیٰ کیلئے ایک سجدہ کرتا

ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اُسکا ایک درجہ جنت میں بلند

فرماتا ہے۔

Date: 4, 5, 17

سوال 25: گھٹنے ستر عورت میں داخل ہیں یا نہیں؟

جواب: عند الاحناف:-
گھٹنے ستر عورت میں داخل ہیں۔

دلیل:-
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔
الركبة من العورة :-

عند الشوافع:-
داخل نہیں ہیں:-

وجہ:-
فان ما تحت السرة بين الركبة عورة :-
ناف سے لیکر گھٹنے تک جو کچھ ہے وہ ستر عورت ہیں۔

سوال 26: فجر کو اندھیرے میں پڑھنا افضل ہے یا روشنی میں؟

جواب: عند الاحناف:-
فجر کو روشنی میں پڑھنا افضل ہے۔

دلیل:-
اسفر بالصبح فانه اعظم للثواب :-
فجر کو خوب روشن کر کے پڑھو۔ کیونکہ اسمیں ثواب زیادہ ہے:-

عند الائمہ الثلاثہ:-
فجر کو اندھیرے میں پڑھنا افضل ہے

دلیل:-
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سرکار علیہ السلام کی مبارک حیات میں عورتیں نماز فجر

M. Hamza Products

Date: 4, 5, 17

پڑھ کر اس حال میں لوٹتی تھیں کہ اندھیرے کی وجہ

سے انہیں کوئی پہچان نہ سکتا تھا۔

سوال 27: نمازِ عصر کو جلدی پڑھنا افضل ہے یا تاخیر سے؟

جواب: عندالاحناف:-

عصر کی نماز کو تاخیر سے پڑھنا

مستحب ہے

تاخیر سے مراد یہ ہے کہ وقت عصر کے

"2" حصے کیے جائیں تو دوسرے حصے میں نمازِ عصر ادا کرنا

مستحب ہے

دلیل:-

حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ بادلوں کے دنوں

میں عصر کو جلدی پڑھو۔ بادلوں کی قید سے پتہ چلا

کہ عام دنوں میں عصر کو جلدی پڑھنا چاہیے۔ اور

بادل کی قید اس وجہ سے لگائی کہ بادل کے

دنوں میں مکروہ وقت کا پتہ نہیں چلتا:-

دلیل الثانی:-

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی

عنہ نمازِ عصر کو تاخیر سے پڑھتے تھے۔ یہ رسول اللہ

علیہ السلام کے خادمِ خاص تھے۔ آپکو صاحب النعلین"

والے سادہ بھی کہا جاتا ہے۔ لہذا آپکا عمل بھی ہمارے لیے دلیل

ہے:-

M. Hamza Products

Date: 4, 5, 17

عند الشافعی:-
عصر کی نماز جلدی پڑھنا مستحب ہے۔

دلیل:-
حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ نماز عصر
میں جلدی کرو۔

دلیل الثانی:-
صحابہ کرام کا بیان ہے کہ ہم عصر پڑھتے
تو مغرب میں اتنا وقت ہوتا کہ ہم ایک اونٹ
"نحر" کر کے کھا لیا کرتے تھے۔

تمت بالخیر

04-05-2017